کاتبِ تقدیر
اللہ جل جلالہ
از اقصیٰ شکیل احمد
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

کاتبِ تقدیر

از قلم

اقصیٰ شکیل احمد

www.novelsclubb.com

رابیل ابھی اسے کچھ کہتی اس سے پہلے ہی سمی ان کے پاس آکر رابیل سے مخاطب ہوا تھا۔وہ اپارٹمنٹ بلڈنگ کے باہر ہی کھڑا ان کا انتظار کر رہا تھا۔

"مجھے پتا تھا تم کوئی نہ کوئی بہانا دے دو گی۔اسی لیے میں نے ہی تمہاری اس نکمی دوست سے کہا تھا تمہیں ساتھ لانے کیلیئے۔میں جانتا ہوں تمہیں ہم پر اعتبار نہیں ہے مگر ایک بار چلو تو صحیح اوپر واجد کی بہن تم سے ملنے کیلیئے بہت بے چین ہے۔اور ہم سب کو اپنا بھائی ہی سمجھو۔"اس سے پہلے رابیل کچھ بولتی سمی شروع ہو گیا تھا اور رابیل شرمندہ اس کی باتیں سن کر شرمندہ سی ہو گئی مطلب وہ جانتا تھا کہ وہ ان پر اعتبار نہیں کرتی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔وہ میں آجاتی مگر۔۔۔"رابیل سے کوئی بات نہیں بن پا رہی تھی۔ سمی کا حملہ اچانک تھا ورنہ وہ کوئی نہ کوئی بہانا بنا دیتی۔

"اگر مگر چھوڑو چلو اوپر چلیں سب انتظار کر رہے ہیں۔"وہ ان دونوں کو کہتا آگے بڑھ گیا اور ان کو اپنے پیچھے آنے کا بولا۔وہ رابیل کو شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

حالانکہ وہ کسی کو شرمندہ کرنے میں چوکتا نہیں تھا۔لیکن اس لڑکی کو شرمندہ ہوتا دیکھ کر سمی کا دل پگھلا تھا۔

"نئی گاڑی میں بیٹھ کر اچھا لگا۔"آیت رابیل کی طرف جھکتی ہلکی آواز میں بولی اور آنکھ مارتی آگے بڑھ گئی۔

"تمہیں تو اب میں ہی بٹھاؤں گی نئی گاڑی کی کچھ لگتی۔"رابیل بس پیر پٹخ کر رہ گئی۔

وہ دونوں اس کے پیچھے پیچھے لفٹ تک آئیں اور لفٹ انہیں مطلوبہ فلور تک لے گئی۔رابیل اب بلکل ریلیکس تھی۔ورنہ پہلے وہ کافی گھبرا گئی تھی۔مگر اب تحفظ سا محسوس ہو رہا تھا جیسے واقعی اس کا بھائی ساتھ ہے۔سمی سنجیدہ بہت کم ہوتا تھا۔وہ ہمیشہ اپنی ہی دنیا میں رہتا تھا اور سب کو اپنی انگلیوں پر نچانا اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔

لفٹ مطلوبہ فلور پر رکی اور وہ دونوں سمی کے ہمراہ ہادی کے فلیٹ تک آئیں۔سمی نے دروازہ ناک کیا۔رابیل نظریں دروازے پر جمائے ہوئے تھی۔شاید ابھی

ہادی دروازہ کھولے گا۔۔۔۔ مگر وہ کیوں اس کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

عجیب ہے یہ بھی۔۔۔۔ رابیل نے اپنی سوچ پر ہی خود کو ڈپٹا تھا۔

دروازہ کھلا اور ایک لڑکی کا چہرہ سامنے آیا۔ رابیل کے دل کو انجانے میں کچھ ہوا تھا مگر اگلے ہی لمحے وہ نارمل ہو گئی تھی۔ یہ لڑکی ہی شاید واجد کی بہن تھی۔ وہ لڑکی خوبصورت سی سرمئی رنگ کی شلوار قمیض پہنے، حجاب کیے بغیر کسی میک اپ کے بہت پیاری اور معصوم لگ رہی تھی۔

دوسری طرف وہ لڑکی رابیل اور آیت کو دیکھ کر بہت زیادہ خوش ہوئی تھی۔ رابیل نے سفید اور کالے رنگ کے امتزاج کی شلوار قمیص پہنی ہوئی تھی اور دوپٹہ کندھوں پر اچھے سے پھیلایا ہوا تھا۔ بغیر کسی میک اپ کے، گلے میں ہمیشہ کی طرح دو انگوٹھیوں والا لاکٹ پہنے، ایک ہاتھ میں گھڑی اور دوسرے ہاتھ میں بریسلیٹ پہنے وہ بہت سادہ اور پرکشش لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

آیت نے بھورے رنگ کے فراک کے ساتھ میچنگ حجاب لیا ہوا تھا۔ ہمیشہ کی طرح آنکھوں پر چشمہ لگائے وہ بھی معصوم اور پیاری لگ رہی تھی۔

سیلینہ چہکتی ہوئی سمی کو ایک سائیڈ پر دھکا دیتی رابیل اور آیت دونوں کے گلے لگی تھی۔ سیلینہ ان دونوں سے عمر میں تھوڑی چھوٹی تھی۔ مگر وہ اپنی معصومیت اور حرکتوں سے سب کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتی تھی۔

"کیسی ہیں آپ دونوں؟ آپ کو پتا ہے میں پورے ایک گھنٹے، بائیس منٹ اور پچیس سیکنڈز سے آپ کا انتظار کر رہی ہوں۔ آپ دونوں اتنی دیر سے آئی ہیں۔" سیلینہ پیچھے ہٹتی اپنی گھڑی کو دیکھتی وقت کا بتانے لگی۔ پیچھے سمی اپنی بازو سہلا رہا تھا۔ جو اس کے دھکا دینے کی وجہ سے دروازے سے لگا تھا۔

"تم ان کو اندر آنے دو گی کہ ادھر سے ہے ان کو گھر رخصت کرو گی۔" سمی اپنی بازو سہلاتا مصنوعی غصے سے سیلینہ کی طرف دیکھتا ہوا بولا تو وہ اس کی بات کا اثر لیے بغیر ان دونوں کی طرف مڑی۔

www.novelsclubb.com

"آپ دونوں اندر آئیں ہم بیٹھ کے باتیں کرتے ہیں۔اور تم چلو نوکر کام پر لگو۔" سیلینہ ان دونوں کو اندر آنے کا کہتی سمی سے مخاطب ہوئی اور آگے بڑھ گئی۔ جبکہ آیت اور رابیل نے پہلے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر اپنی ہنسی دباتیں اندر داخل ہو گئیں۔ سمی ان کے پیچھے ہی دروازہ بند کرتا کچن کی طرف بڑھ گیا تھا مگر ابھی بھی وہ سیلینہ کو غصے سے گھور رہا تھا۔ جسے سیلینہ اگنور کیے ہوئے تھی۔

وہ دونوں لاؤنج میں داخل ہوئیں تو اوپن کچن میں انہیں واجد، تلال اور ہادی نظر آئے۔تینوں کسی نہ کسی کام میں مصروف تھے جبکہ سیلینہ سامنے صوفے پر جا کر بیٹھ چکی تھی۔ہادی کے فلیٹ میں صرف ضرورت کی چیزیں موجود تھیں۔نہ کوئی ایکسٹرا ڈیکوریشن نہ کچھ اور۔سادہ مگر صاف ستھرا فلیٹ۔ان دونوں کو سمجھ نہ آیا کیا کریں تو رابیل نے اونچی آواز میں سلام کیا جس پر تینوں نے پہلے اپنے اپنے کام سے ہاتھ روک کر اس کی طرف دیکھا، سلام کا جواب دیا اور ایک بار پھر اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔رابیل صوفہ پر بیٹھ گئی مگر ابھی بھی وہ ان چاروں کو ہی دیکھ رہی

www.novelsclubb.com

تھی۔ہادی کھانے کیلیئے کچھ بنانے میں مصروف تھا،واجد سلاد کاٹ رہا تھا، تلال برتن دھو رہا تھا اور سمی بس ٹھیک برتنوں کو اور ٹھیک کر کے رکھ رہا تھا۔

"وہ برتن میں پہلے ہی ٹھیک سے رکھ چکا ہوں اب تو ان کی کونسی ماں کو ٹھیک کر رہا ہے؟" تلال سارے برتنوں کر دھو کر مڑا اور سمی کو گھورتے ہوئے بولا۔

"وہ ذرا سی ہل گئی تھی پلیٹ میں نے سوچا ٹھیک کر دوں۔پرفیکشن ہونی چاہیئے ہر چیز میں۔" سمی گڑبڑایا اور فوراً جواب بناتا ہوا بولا۔

"ادھر آکر کام کرو اپرفیکشن کا کچھ لگتا۔" واجد نے تلال کے کچھ کہنے سے اسے پہلے کہا تھا۔واجد کو گھر پر بھی کام کرنا پڑتا تھا اور ادھر آکر بھی۔

"یہ کام تم لوگوں کو مبارک مجھے کھانے پر بلایا ہے یا ماسی بننے کیلیئے۔تم تینوں کے اندر کی عورتیں جاگی ہوئی ہیں میرے اندر کوئی عورت ہے ہی نہیں تو میں کہاں سے جگاؤں۔چلو شاباش اپنا اپنا کام کرو زیادہ زبان نہ چلاؤ میں دیکھ رہا ہوں سب کو کون کام چوری کر رہا ہے کون نہیں۔۔۔نمبر کاٹوں گا میں کام چوری کے۔" سمی

بولتا ہوا کچن میں پڑی کرسی دھکیلتا ہوا اس پر بیٹھنے ہی لگا تھا کہ اچانک ہی زمین پر دھڑام سے گرا۔ رابیل اور آیت نے تو حیرانی سے یہ منظر دیکھا تھا جبکہ سیلینہ کا قہقہہ پورے اپارٹمنٹ میں گونجا تھا۔

تلال کرسی پکڑے، کرسی پر تھوڑا سا جھک کر سمی کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ اس کے بیٹھنے سے پہلے ہی کرسی پیچھے کھینچ چکا تھا۔ سمی اپنی کمر کو سہلاتے ہوئے غصے سے تلال کو دیکھ رہا تھا۔

"کوئی ابھی کہہ رہا تھا اس کے اندر کا مرد جاگا ہوا ہے۔ مرد کو تو درد نہیں ہوتا ناں۔۔۔ چل شاباش آٹھ اور چپ کر کے کام کر واور نہ بھوکا ہی گھر جائے گا۔"

تلال ابرو سکیڑتا طنزیہ مخاطب ہوا تھا۔

"ہاں ہاں تم سب نے آج مجھے یہاں سے ہسپتال پہنچانے کا پروگرام بنایا ہوا ہے۔ سمجھ گیا ہوں میں اللہ پوچھے گا تم سب کو ایک مسکین پر ظلم ڈھاتے ہو قیامت کے

دن تجھے تیری گردن سے ہی پکڑوں گا اور اپنے ساتھ جہنم میں لے کر جاؤں گا۔"

سمی اپنی کمر سہلاتا کھڑا ہوا اور ہادی کے ساتھ ہانڈی میں چمچ مارنے لگا۔

"ہاں تجھے خود پہلے ہی پتا ہے جنت کے قریب تجھ جیسی چیز کو پھٹکنے بھی نہیں دیں گے۔" تلال پھر سے اسے چڑھاتے ہوئے بولا جس پر سمی نے اسے بس گھورا ہی تھا اور واپس کام میں مصروف ہو گیا۔

"ہمارا چھوڑا کسی چھوڑی سے کم ہے کے؟" واجد نے سمی کو دیکھتے ہوئے بات میں اپنا حصہ بھی ڈالا تو سب ہنس دیئے۔ جبکہ سمی نے ایک ٹماٹر اٹھا کر واجد کو دے مارا جو واجد نے کیچ کر لیا تھا۔

رابیل اور آیت اب سیلینہ کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھیں۔ رابیل کی نظریں بے اختیار ہادی پر جا رہی تھیں جو کہ کام میں مصروف تھا اور کبھی کبھی تلال کو بھی دیکھ لیتی جو گاہے بگاہے رابیل کو ہی دیکھ رہا تھا۔ جبکہ آیت بھی تلال کو چپکے سے دیکھ لیتی تھی۔

سیلینہ دین کی باتیں کر رہی تھی۔ رابیل کو اس کی باتیں بہت دلچسپ لگ رہی تھیں۔ جبکہ آیت کبھی ان کی طرف دیکھ رہی تھی تو کبھی کچن میں سب پر نظر دوڑا لیتی۔ وہ بور ہو رہی تھی۔

"آپ کو پتا ہے مجھے پہلے اتنا سب کچھ نہیں پتا تھا دین کے بارے میں وہ تو میں نے مدرسہ جوائن کیا تو مجھے تھوڑا بہت پتا چلا۔ پہلے تو قرآن بھی کبھی کبھی پڑھ لیتی تھی مگر اب قرآن سے زیادہ دلچسپ کوئی کتاب لگتی ہی نہیں ہے۔ بھلا اللہ کے کلام سے اچھا بھی کچھ ہو سکتا ہے؟ مجھے تو کبھی کبھی یقین نہیں آتا کہ اللہ نے مجھے اپنی کتاب دے دی۔ میرے اللہ کا کلام مجھ جیسی بد قسمت لڑکی کو بھی مل سکتا ہے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔" یہ باتیں کرتے وقت سیلینہ کی آنکھیں بھیگی تھیں اور رابیل سیلینہ کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔ وہ اتنی خوش قسمت ہونے کے باوجود خود کو

بد قسمت کہہ رہی تھی۔رابیل تو یہ بھول ہی گئی تھی کہ قرآن کا ہونا ہی کتنی بڑی خوش قسمتی ہے۔اور اگر قرآن کو سیکھ لیا جائے، سمجھ لیا جائے تو انسان کیلئے باقی کیا رہ جاتا ہے؟سب کچھ تو اللہ کا کلام ہی ہے۔پھر ہم اس سے غفلت کیوں برتتے ہیں ؟کیوں قرآن کو صرف شادیوں میں دلہن کے سر پر رکھتے ہیں؟کیوں صرف نئے گھر بننے پر قرآن خوانی کرواتے ہیں؟کیوں جنات اور بری چیزوں سے نجات کیلئے ہی قرآن پڑھتے ہیں؟کیا قرآن صرف دنیاوی فائدے حاصل کرنے کیلئے رہ گیا ہے؟کیا ہمیں ہماری آخرت کیلئے قرآن کو نہیں سمجھنا؟قرآن میں آخر ہے کیا؟ صرف واقعات؟نہیں قرآن میں ہماری زندگی کو کامل بنانے کا طریقہ ہے،ہماری آخرت سنوارنے کا طریقہ ہے۔صرف اس کیلئے جو اسے سمجھ جائے، جس کو اللہ چن لے۔

"تم حجاب کیوں کرتی ہو؟"رابیل نے سیلینہ کے حجاب کو دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا تھا۔رابیل کو سیلینہ حجاب میں پیاری لگی تھی۔

"اگر میں یہی آپ سے پوچھوں کہ آپ کیوں نہیں کرتیں تو؟ کیونکہ اسلام نے عورت کو بھرپور آزادی دی ہے۔اسلام کی دی ہوئی آزادی سے تجاوز جتنی بھی چیزوں کو، باتوں کو ہم آزادی کہتے ہیں وہ آزادی نہیں دراصل بے حیائی ہے۔"

سیلینہ بولی تو رابیل کے پاس الفاظ ختم ہو گئے۔

گلے میں لیا ہوا دوپٹہ۔۔۔اس کا کیا کام تھا؟ صرف فیشن؟ یا آزادی؟اس کا کام تو عورت کو ڈھانپنا تھا۔عورت کی زینت کی حفاظت کیلئے ہی تو پردے کا حکم دیا گیا تھا۔ عورت کے تحفظ کیلئے ہی تو پردے کا حکم دیا گیا تھا۔

رابیل اپنی سوچوں میں گم تھی جب وہ چاروں کھانا اور باقی چیزیں لیکر لاؤنج میں داخل ہوئے۔

وہ چاروں بڑے سلیقے سے ساری چیزیں میز پر سجا رہے تھے۔ جیسے اس کام کے ماہر ہوں۔رابیل کا دھیان جب مختلف ڈشز پر گیا تو اس کی آنکھیں کھل گئیں۔یہ گھر کا کھانا تھا؟اتنا اچھا گھر پر لڑکے بھی کھانا بنا سکتے ہیں؟

"یہ سب گھر پر بنا ہوا ہے؟"رابیل پوچھے بغیر نہ رہ سکی جس پر چاروں نے پہلے رابیل کی طرف دیکھا پھر واجد، سمی اور تلال نے ہادی کی طرف۔

"ظاہر سی بات ہے جس کے پاس ماسٹر شیف ہادی ہو تو کوئی بیوقوف ہی ہوگا جو باہر سے کھانا کھائے گا۔ بڑا ہی کوئی بجٹ فرینڈلی شیف ہے یہ۔" سمی بولتا ہوا ہادی کے گلے میں ایک بازو ڈال گیا تھا جبکہ ہادی نے ایک مکا اس کے پیٹ میں مارا تھا۔

"تم سب آج میری جان کے دشمن کیوں بنے ہوئے ہو؟ کیا بگاڑا ہے میں نے تم لوگوں کا؟ کوئی بکرا یا بھینس لے کر بھاگا ہوں تم لوگوں کی جو میری جان لینے پر تلے ہو۔" سمی اپنا پیٹ سہلاتا ہوا بولا۔

"بکرا یا بھینس تو نہیں بہت لوگوں کا کھانا اور اسائنمنٹ ضرور لے کر بھاگا ہوا ہے تو۔" واجد دوبدو بولا۔

"ثبوت دکھاؤ تو مان لوں گا۔ ثبوت کے بغیر کسی کو مجرم نہیں ٹھہرایا جاتا۔ تھرڈ کلاس وکیل نہ ہو تو۔" سمی بھی ڈھٹائی سے بولا تھا۔ جس پر رابیل نے اپنا فون نکالا

www.novelsclubb.com

اور ایک ویڈیو چلا کر ان کے سامنے کی۔ جس پر سمی کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں۔ باقی سب کی نظریں ویڈیو دیکھنے کے بعد اب سمی پر تھیں۔ ویڈیو میں سمی ایک سٹوڈنٹ کی اسائنمنٹ اس کے بیگ سے بڑی صفائی سے غائب کر رہا تھا۔

"وکیل بننا ہے پریکٹس کہیں نا کہیں سے تو شروع کرنی ہی پڑے گی ناں۔ پروفیشن یو نو۔" رابیل آنکھیں ٹپٹپاتی ہوئی بولی تھی اور فون واپس رکھ لیا۔

"اس لڑکی کو میں نے ہی بلوایا ہے ناں؟" سمی اب افسردگی سے پوچھ رہا تھا جس پر سب نے ہاں میں سر ہلایا۔

"اس کو بلانے کی سزا تو مجھے ضرور ملنی چاہیئے۔ اس کو بہن مانا تھا بہن کم ڈائن زیادہ نکلی یہ۔ اپنے ہی بھائی کو ایکسپوز کر رہی ہے۔ دیکھو لڑکی یہ میری سیکرٹ ٹرکس ہیں انکوریویل نہ کرنا ورنہ میرا ٹیلنٹ سب تک پہنچ جائے گا۔ دنیا خراب ہو سکتی ہے۔ اس دنیا کیلیئے ایک شاہمیر کافی ہے۔ زیادہ ہوئے تو مسئلہ بن سکتا ہے۔ سمجھ رہی ہو ناں۔" سمی بولا جس پر رابیل اپنی ہنسی دباتی ہاں میں سر ہلا گئی۔

ابھی سب باتیں ہی کر رہے تھے کہ ایک بلی اندر والے کمرے سے باہر آئی اور آیت کے پاؤں کے ساتھ خود کو رگڑنے لگی۔بلی کو دیکھنے کی دیر تھی کہ پورے فلیٹ میں رابیل کی چیخیں گونجنے لگیں۔

"یہ۔۔۔یہ کہاں سے آئی ہے کوئی اسے یہاں سے لیکر جاؤ۔۔۔۔۔"رابیل اپنے پاؤں سمیٹ کر صوفے کے اوپر کر چکی تھی اور آنکھیں بند کیئے چیخے جا رہی تھی۔

"ریلیکس ڈرو نہیں یہ کچھ نہیں کہتی۔"ہادی نے رابیل کو دیکھ کر کہا تھا۔وہ تھوڑا حیراں اور پریشان ہوا تھا ایک بلی کو دیکھ کر ایساری ایکشن وہ بھی رابیل کا۔جو سب کو دھول چٹانے میں منٹ نہیں لگاتی تھی بلی سے ڈر رہی تھی۔

"نہیں اس کو یہاں سے لیکر جاؤ یہ مجھے کاٹ لے گی۔"رابیل نے ابھی بھی اپنی آنکھیں بند کی ہوئی تھیں اور بولتی جا رہی تھی۔

"ریلیکس میں نے اسے پکر لیا ہے آپ اب ٹھیک سے بیٹھ سکتی ہیں۔" ہادی نے بولا تو رابیل نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ بلی اب ہادی کے بازوؤں میں تھی۔ بلی بھی مسلسل رابیل کو ہی دیکھ رہی تھی۔

رابیل اب تھوڑا ریلیکس ہو کر پاؤں نیچے کر کے بیٹھی تھی۔ اسے تھوڑی شرمندگی بھی محسوس ہو رہی تھی۔ مگر ابھی بھی وہ بلی کی نظریں خود پر جمی دیکھ کر ڈر رہی تھی۔

"یہ بلی یہاں آئی کیسے؟" سب کی نظریں خود پر جمی دیکھ کر رابیل نے پوچھا تھا۔ اس کے ہاتھ ابھی بھی کانپ رہے تھے۔

"یہ ہادی کی بلی ہے اس کا نام گڑیا ہے۔" سمی نے بتایا تو رابیل نے پہلے بلی کو دیکھا پھر ہادی کو۔

"بلی کا نام گڑیا؟" رابیل نے پھر سے سوال کیا تھا۔ کتنا عجیب نام تھا۔ شاید سننے میں غلطی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں گڑیا کیوں آپ کو کوئی اعتراض ہے؟" ہادی ایک ابرو اچکاتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

"نہیں مجھے کوئی اعتراض کیوں ہوگا بھلا۔۔۔" رابیل کنفیوز ہوئی تھی۔ رابیل کو بلیوں سے ڈر لگتا تھا۔ کیوں لگتا تھا پتا نہیں بس لگتا تھا۔

ہادی اپنی گڑیا کو کمرے میں چھوڑنے چلا گیا تھا۔ باقی سب بیٹھ کر باتوں میں مصروف ہو چکے تھے۔

سب کھانا ڈال کر اب کھانے میں مصروف تھے جبکہ رابیل کھانا کھاتے کھاتے ماضی میں جا چکی تھی۔

رابیل کچن میں کھڑی تھی، انگلی پر کٹ لگنے کی وجہ سے خون بہہ رہا تھا اور رابیل بار بار پانی سے دھو کر خون صاف کرتی مگر خون مسلسل بہہ رہا تھا۔ کٹ کافی گہرا لگا

تھا۔یہ رابیل کیلئے پہلی دفعہ تھا کہ وہ کھانے کا کچھ بنا رہی تھی صرف سعد کو خوش کرنے کیلئے کیونکہ وہ کہہ کر گیا تھا کہ آج وہ رابیل کے ہاتھ کا کچھ کھانا چاہتا ہے۔

جب خون بند نہ ہوا تو رابیل نے ایسے ہی بینڈیج لگا کر کھانا بنانا شروع کیا۔رابیل نے پہلی بار بریانی بنائی تھی۔بریانی کو بناتے وقت رابیل کے ہاتھوں پر ان گنت کٹس لگے تھے،بہت بار ہاتھ اور بازو بھی جلا تھا۔کبھی پتیلے کے ساتھ لگنے سے تو کبھی تیل گرنے سے۔

بالآخر جب سعد گھر آیا تو رابیل نے بہت مشکل سے اسے کھانا پیش کیا تھا کیونکہ رابیل کے ہاتھ مکمل زخمی ہو چکے تھے۔لیکن جیسے ہی اسد نے کھانا شروع کیا رابیل اپنا درد بھول کر ایکسائیٹڈ سی اسد کو دیکھ رہی تھی لیکن اگلے ہی لمحے رابیل کی ایکسائٹمنٹ دھواں ہوئی تھی۔

"یہ کیا بنایا ہے رابیل؟اتنی پھیکی اور بیکار بریانی۔۔۔یہ تو مریضوں کے کھانے کے بھی قابل نہیں ہے۔اب تم شادی شدہ ہو تھوڑا بہت تو کھانا بنانا آنا چاہیئے تمہیں۔

www.novelsclubb.com

سارا موڈ خراب کر دیا ہے۔اب باہر سے ہی کچھ کھانا پڑے گا کیا فائدہ سارا دن تمہارے ہاتھ کے کھانے کا انتظار کرنے کا جب آخر میں تم نے اتنا بدمزہ کھانا ہی کھلانا تھا۔"اسد یہ سب بول کر وہاں سے نکل گیا تھا۔اور رابیل ہکا بکا کھڑی رہ گئی تھی۔یہ پہلی دفع تھا جب اسد نے رابیل کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا تھا۔اس کے بعد وہ بہت دیر سے گھر آیا تھا اور اس نے رابیل سے یہ تک نہیں پوچھا تھا کہ رابیل نے کچھ کھایا بھی ہے یا نہیں۔رابیل نے اپنے زخموں پر خود ہی آئنٹمنٹ لگائی اور سو گئی۔مگر اس دن کے بعد رابیل نے بھی کچھ نہ بنانے کی ٹھان لی تھی۔کیوں بنانا سیکھے وہ ایسے انسان کیلئے کھانا،کیوں اپنے آپ کو اتنے زخم دے اس انسان کے پیچھے جسے اس کے زخم تک دکھائی نہیں دیئے تھے۔جسے یہ پرواہ بھی نہیں کہ اس کی بیوی نے کچھ کھایا بھی ہے یا نہیں۔

ماضی ہمیشہ حال پر اثرانداز ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

رابیل کی کھانے کے دوران ہی طبیعت بگڑی تھی۔اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔رابیل نے فوراًپلیٹ سامنے میز پر رکھی اور کھڑی ہو کر لمبے لمبے سانس لینے لگی۔سب کھانا چھوڑ چکے تھے اور پریشان سے رابیل کو پکار رہے تھے۔ آیت اس کے ساتھ ہی کھڑی اس کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی مگر کچھ لمحے بعد رابیل ہوش وحواس سے بیگانہ ہو کر صوفے پر ہی گر گئی تھی۔سب کیلیئے یہ سب بہت غیر متوقع تھا۔سب رابیل کی طرف لپکے تھے۔آیت اس کا چہرہ تھپتھپا رہی تھی مگر رابیل کو ہوش نہیں آرہا تھا۔سیلینہ نے پانی کی چھینٹیں بھی ماری مگر بے سود۔سب اس وقت پریشان تھے یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کہ کسی کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ہادی نے سب سے پہلے ڈاکٹر کو فون کیا تھا جو اگلے دس منٹ میں ان کے پاس تھی۔

رابیل نے اپنی آنکھیں ہلکی سی کھولی تھیں۔ سر درد کی وجہ سے بھاری تھا۔ چھت پر نظریں ٹکائے وہ ابھی یہی سوچ رہی تھی کہ وہ کہاں ہے جب ایک آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔

"آپ ٹھیک ہیں؟" رابیل نے آواز کی سمت چہرہ موڑا تھا اور یک دم اٹھنے کی کوشش کی مگر سر میں درد کی ایک ٹیس کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکی تھی۔ وہ حیران تھی کہ باقی سب کدھر گئے۔ اگر گئے بھی تو رابیل کو اکیلا کیوں چھوڑ گئے۔ رابیل کیلئے کسی پر بھی اعتبار کرنا بہت مشکل تھا۔

"آپ ابھی لیٹی رہیں کچھ چاہیئے تو مجھے بتائیں میں لا دوں گا۔" ہادی نے اسے اٹھنے سے منع کیا تھا۔ اور کسی چیز کی ضرورت کا پوچھنے پر رابیل نے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔

"آیت اور باقی سب کدھر ہیں؟ اور میں ابھی تک یہاں کیوں ہوں؟" رابیل اپنا سر تھامتے ہوئے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سب گھر جا چکے ہیں۔ آیت کو ضروری کام تھا اسی لیے اسے بھی جانا پڑا۔ آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہیں میں آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ اگر ان سب کو مجھ پر اعتبار نہ ہوتا تو ابھی آپ اکیلی نہ ہوتیں۔ مجھے آپ کی عزت اتنی ہی عزیز ہے جتنی میری امی کی۔" ہادی، رابیل کا ڈر بھانپ گیا تھا اسی لیے وضاحت میں اتنا سب بول گیا۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے وہ میں۔۔۔" رابیل ابھی اپنی بات مکمل کرتی کہ ہادی نے اسے ٹوک دیا۔

"آپ کس چیز کا سٹریس لے رہی ہیں؟ کیا بات آپ کو پریشان کر رہی ہے؟ کچھ ہے تو شیئر کر سکتی ہیں آپ۔" ہادی نے بولا تو رابیل اس کا چہرہ دیکھے گئی مگر بولی کچھ نہیں۔ رابیل کی طرف سے جواب نہ پا کر ہادی دوبارہ بولا تھا۔

"چیزوں کو اپنے اندر رکھنے سے صرف بیماری کے علاوہ کچھ نہیں ملتا اکثر بانٹنے سے بہت چیزیں آسان ہو جاتی ہیں بشرطیکہ بانٹا ایسے شخص کے ساتھ جائے جو اس

قابل ہو کہ آپ کے راز کو راز رکھ سکے۔ ہر کسی پر بھروسہ بھی نہیں کر لینا چاہیے، ہر میسر کندھے پر سر بھی نہیں رکھ دینا چاہیئے۔" ہادی رابیل کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا اور رابیل بھی ہادی کے چہرے کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔ نہ دونوں نے ایک دوسرے کے چہرے سے نظریں ہٹائی تھیں نہ ہی ایک دوسرے سے نظریں ملائی تھیں۔

"کتنا بولتے ہو تم۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے میں کسی بات کا سٹریس نہیں لے رہی۔ تمہیں کس نے بولا ہے کہ میں سٹریس لے رہی ہوں؟" رابیل اب کے نظریں چراتی سوال کر رہی تھی۔ ہادی ابھی بھی رابیل کے چہرے کو ہی دیکھ رہا تھا۔

"ڈاکٹر نے بولا ہے آپ سٹریس لے رہی ہیں۔ جو کہ آپ کیلیئے اچھا نہیں ہے اگر ایسا ہی رہا تو آپ کے دماغ پر اثر پر سکتا ہے۔" ہادی بولا تو رابیل نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا تھا۔ پھر کچھ لمحوں بعد چہرہ پھیر گئی۔ اب رابیل سنجیدہ تھی۔ تاثرات بدل چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں اپنی چیزیں اسی سے شیئر کرتی ہوں جو اس قابل ہے اور میرے نزدیک اس وقت اللہ کے سوا کوئی اس قابل نہیں ہے۔ وہی تو ہے جو میری سنتا ہے، وہی تو ہے جو مجھے جج نہیں کرتا، وہی تو ہے جو میرے عیبوں پر پردہ ڈالے ہوئے ہے، وہی تو ہے جب میں زیادہ تکلیف میں ہوتی ہوں مجھ پر نیند طاری کر دیتا ہے اور پھر میں سب بھول جاتی ہوں، وہی تو ہے جس کے آگے میں جھک کر اپنی پریشانی رکھتی ہوں اور وہ اسے حل کر دیتا ہے۔ وہ میرے لیے ہمیشہ سب کچھ آسان کر دیتا ہے۔ اس سے بڑا اہم راز کون ہو سکتا ہے بھلا۔" رابیل کی آنکھیں ابھی بھی کسی غیر مرئی نقطے پر ٹکی تھیں اور ہادی کی نظریں رابیل کے چہرے پر۔ کچھ لمحے خاموشی رہی پھر ہادی بولا۔

"ہمم۔۔۔ اچھی بات ہے۔ اگر کبھی ضرورت ہو تو بتایئے گا میں آپ کی سنوں گا جب کوئی نہیں سنے گا۔ آپ اگر بہتر ہیں تو بتائیں میں آپ کو گھر چھوڑ دوں گا بس عشاء کی نماز پڑھ لوں میں۔ اور اگر آپ نے بھی پڑھنی ہے تو آپ ادھر ہی لاؤنج

www.novelsclubb.com

میں پڑھ سکتی ہیں۔میں کمرے میں پڑھ لوں گا۔اگر کمرے میں پڑھنا چاہتی ہیں تو میں یہاں پڑھ لوں گا۔" وہ کھڑا ہوا تھا اور رابیل کے جواب کا منتظر تھا۔رابیل نے کچھ سیکنڈز ہادی کا چہرہ دیکھا پھر بولی۔

"میں ادھر باہر ہی نماز پڑھ لوں گی۔" رابیل کے جواب پر ہادی نے سر ہلادیا۔

"آپ وضو کر آئیں اس کمرے میں باتھروم ہے۔" ہادی نے بتایا تو رابیل آہستہ سے اٹھتی باتھروم کی طرف چل دی۔ہادی اس کا دھیان بٹانا چاہتا تھا اور وہ اس میں کامیاب ہو چکا تھا۔اب وہ بہتر نظر آرہی تھی۔

رابیل جیسے ہی باہر آئی ہادی اندر چلا گیا۔

رابیل نے نماز پڑھی اور دعا مانگ کر کچھ سوچتے ہوئے کھڑی ہوئی اور اس کمرے کے دروازے پر آگئی جہاں ہادی نماز پڑھ رہا تھا۔

رابیل نماز پڑھ کے فارغ بھی ہو چکی تھی مگر وہ ابھی بھی نماز میں مصروف تھا۔

رابیل نے پیچھے سے غور سے ہادی کو دیکھا تھا۔ لمبا قد، پرکشش بال، جھکے ہوئے کندھے۔۔۔اس وقت بھی وہ ایک سادہ ٹی شرٹ اور پینٹ پہنے ہوئے تھا۔

وہ نماز بہت آرام آرام سے پڑھ رہا تھا۔ جیسے دنیا کی بھاگ دوڑ سے دور وہ کسی خاص کیلئے خاص وقت نکال کر آیا ہو۔ رابیل کافی دیر اسے دیکھے گئی۔ وہ پر سکون سا نماز پڑھ رہا تھا۔ ہر سجدے ہر رکوع میں ٹھہراؤ۔ 2× کی سپیڈ سے بھاگتی دنیا میں وہ اس وقت 0.5 کی سپیڈ سے نماز ادا کر رہا تھا۔ رابیل نے شاید پہلی بار ایک مرد کو نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ یا پہلی بار کسی مرد کو ایسے نماز پڑھتے دیکھا تھا۔

رابیل سوچ میں پر گئی تھی۔ نماز تو ہم سب اتنی جلدی میں پڑھ لیتے ہیں وہ کیا پڑھتا تھا جو اسکی نماز اتنی لمبی تھی؟ اتنی پر سکون سی تھی...

بالآخر وہ نماز پڑھ کر اب تسبیح کر رہا تھا۔ رابیل دروازے سے ہٹ گئی تھی۔

کچھ دیر بعد ہادی آیا تو رابیل اپنی چیزیں پکڑے جانے کیلئے تیار تھی۔ جب ہادی ایک منٹ کا بول کر کچن میں گیا اور کچھ ڈبے لیکر آیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا ہے؟"رابیل حیران ہوئی۔

"آپ نے کھانا نہیں کھایا تھا گھر جاکر کھا لیجیے گا اور میری امی کہتی ہیں کھانے کو انکار نہیں کرتے۔"رابیل کچھ بولتی اس سے پہلے ہی وہ اسے چپ کروا گیا تھا۔ہادی نے رابیل کو وہ ڈبے پکڑائے جو کہ رابیل نے تھام لیے۔رابیل ہادی کے پیچھے ہی فلیٹ سے نکلی تھی۔ہادی نے فلیٹ کو لاک کیا اور وہ دونوں لفٹ سے نیچے آ گئے جہاں رابیل کی گاڑی کھڑی تھی۔

"چابی دے دیں۔۔۔میرے پاس تو بائیک ہی ہے گاڑی ہوتی تو اسی پر آپ کو چھوڑ آتا۔"ہادی نے ہاتھ بڑھایا تو رابیل نے بغیر کچھ کہے اپنی گاڑی کی چابی ہادی کی طرف بڑھا دی تھی۔جس کو تھام کر وہ گاڑی کو انلاک کرتا اس میں بیٹھ گیا تھا۔ رابیل بھی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ابھی ہادی نے گاڑی سٹارٹ ہی کی تھی کہ رابیل نے اسے مخاطب کیا۔

"تم مجھے اپنی بائیک چلانا سکھاؤ گے ؟"رابیل کی بات پر ہادی نے ایک حیران نظر اس پر ڈالی تھی۔وہ اپنی بائیک کو کسی کو ہاتھ بھی لگانے نہیں دیتا تھا۔اور رابیل تو اسی کی بائیک سیکھنا چاہتی تھی۔ہادی کی بائیک سچ میں وہ اسی کی بائیک کی بات کر رہی تھی؟ہادی پر بے یقینی کی کیفیت طاری تھی۔

"جی؟؟؟؟"ہادی پریشانی کے عالم میں بولا تھا۔کچھ بھی بولنے کیلئے،اس صدمے سے نکلنے کیلئے وقت درکار تھا۔

"اتنی جلدی مان بھی گئے۔شکریہ۔۔۔"رابیل اس کی حیران شکل پر اپنی ہنسی دباتی بولی تھی۔

"نہیں میرا مطلب تھا کہ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ناں تو آپ کو ابھی بائیک نہیں سیکھنی چاہیئے۔گاڑی پر پھر بھی انسان بچ جاتا ہے بائیک پر سیدھا اوپر کی ٹکٹ کٹتی ہے۔"ہادی رابیل کی ہنسی دیکھ چکا تھا اسی لیے اس کی ڈرائیونگ پر چوٹ کرتا ہوا بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جب اوپر کی ٹکٹ کٹنی ہے وہ کٹ ہی جانی ہے چاہے تب میں گھر پر ہی کیوں نہ ہوں۔"رابیل بھی دوبدو بولی تھی۔

"یہ تو پری بوکنگ ہوئی نہ کہ خود موت کے فرشتے کو دعوت نامہ دینا۔"ہادی بھی فوراً بولا تھا۔

"تم مجھے سکھا رہے ہو بس۔ تمہاری مرضی نہیں پوچھی میں نے۔ ہونہہ "رابیل کو اب کے غصہ چڑھا تھا۔

"یہ صحیح زبردستی ہے بھئی۔ سیکھنی بھی میرے سے ہے اور ایٹیٹیوڈ بھی مجھے دکھا رہی ہیں محترمہ۔ گن پوائنٹ پر مجھ سے بائیک رائیڈنگ سیکھیں گی۔ کل کو بولیں گی تم سے شادی کرنی ہے تم سے پوچھ نہیں رہی صرف بتا رہی ہوں تو کیا میں شادی کرلوں گا کیا۔ کبھی نہیں۔۔۔۔۔اپنا بیل نہ ہو تو۔۔۔ ہونہہ۔"ہادی نے سوچ کر جھڑ جھڑی لی تھی۔ وہ صرف بڑبڑا کر رہ گیا۔ رابیل نے اس کی بات نہیں سنی تھی ورنہ ایک مکا ہادی کو پڑ ہی جاتا۔

ابھی کچھ راستہ ہی گزرا تھا کہ رابیل پھر بولی تھی۔

"تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟" رابیل کے سوال پر ہادی نے سوالیہ نظروں نے اس کی طرف دیکھا تھا۔

"مطلب تمہاری نماز لمبی تھی۔۔۔ کیا پڑھتے ہو اتنی دیر میں؟" رابیل نے اپنے سوال کی وضاحت دی اور اپنا سر سیٹ کے ساتھ ٹکا کر نظریں ہادی کے چہرے پر ٹکا لیں۔

"میں نماز کو پڑھتا ہوں، ضائع ہونے سے بچانے کی کوشش کرتا ہوں۔" اتنا کہہ کر ہادی نے کندھے اچکا دیئے۔ تو رابیل نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا تھا۔

"نماز ضائع بھی ہوتی ہے؟" اب رابیل کو کچھ تجسس ہوا تھا۔

"قیامت کے دن لوگ ساٹھ ساٹھ، ستر ستر سال کی عبادات لیکر آئیں گے مگر وہ ضائع کر دی جائیں گی کیونکہ ان میں خلوص نہیں ہو گا۔ نماز کو صرف پڑھ لینا سب

کچھ نہیں ہوتا نماز کو خلوص کے ساتھ سمجھ کر پڑھنا چاہیئے۔ورنہ آپ کو کیا پتا کہ آپ نماز میں اللہ سے کون سی باتیں اور وعدے کر رہے ہیں؟اگر وہی نہیں پتا ہو گا تو نماز میں خلوص کیسے پیدا ہو گا اور وہ وعدے ہم کیسے نبھائیں گے جو ہم نے انجانے میں کیے مگر کیے تو ہیں۔ نماز کو خالص اللہ کیلئے جو پڑھتے ہیں وہ اسے صرف نماز نہیں سمجھتے وہ اسے اپنی اور اللہ کی ملاقات سمجھتے ہیں اور اللہ سے ملاقات کیلئے تو جتنا وقت نکالا جائے کم ہی ہوتا ہے۔"ہادی بول رہا تھا اور رابیل کی آنکھوں میں خود بخود پانی بھر آیا تھا۔ہادی نے بات ختم کی تو رابیل نے چہرہ موڑا اور ونڈو سے باہر دیکھنے لگی۔

(ہمارے لیے اللہ سے ملاقات کتنی قیمتی ہے یہ ہماری نماز ہی تو بتاتی ہے۔ ہم اللہ سے ملاقات کیلئے کتنا وقت نکال سکتے ہیں۔ کتنے بدنصیب ہیں ہم جو اپنی نمازوں کو جلد بازی میں پڑھتے ہیں تاکہ باقی کام کر سکیں۔)

www.novelsclubb.com

"ایک منٹ آپ مجھے دیکھ کیوں رہی تھیں؟" ہادی کے اچانک سوال پر رابیل گڑبڑائی تھی۔

"نہیں وہ تو میں۔۔۔۔" رابیل ابھی اپنا جملہ مکمل کرتی کہ ہادی بول پڑا۔

"اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں، میں ہوں ہی اتنا ہینڈسم کوئی بھی دیکھتا ہے تو دیکھتا رہ جاتا ہے۔" ہادی بولا تو رابیل طنزیہ انداز میں مسکرائی۔

"کتنے خوش فہم ہو تم توبہ۔"

"اسے خوش فہمی نہیں کڑوی سچائی کہتے ہیں رابیل جی۔" ہادی بولا تو رابیل نے سر جھٹکا، غصہ کنٹرول کیا اور بولی۔

"تم ہو کیا چیز ہاں؟ شوخا کہیں کا۔" آخری جملہ وہ صرف سوچ ہی سکی بولی نہیں۔ رابیل کو غصہ تو بہت آرہا تھا مگر پھر بھی چپ رہی۔

www.novelsclubb.com

"میں سمجھ سے باہر چیز ہوں۔آپ نے جان کر کیا کرنا ہے؟"رابیل نے کوئی جواب نہیں دیا وہ اس کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی۔

(یہ بندہ کبھی نہیں سدھرنے والا۔ہونہہ۔)

رابیل گھر آئی تو فاطمہ بیگم کو انتظار کرتے پایا۔رابیل کو دیکھ کر وہ اس کی طرف آئی تھیں۔

"کیسی ہو تم اور آج دیر کر دی آنے میں کہاں گئی تھی؟"فاطمہ بیگم رابیل کے ہاتھ میں ڈبے دیکھ کر بولی تھیں۔

"وہ امی ایک دوست کے گھر دعوت تھی اسی نے کھانا پیک کر کے دیا ہے آئیں ساتھ بیٹھ کر کھاتے ہیں۔"رابیل ان کا ہاتھ تھام کر انہیں ڈائنگ ٹیبل تک لائی تھی اور کرسی کھینچ کر انہیں بٹھاتی وہ کچن میں کھانا گرم کرنے چلی گئی۔

"رابیل میں کھانا پہلے کھا چکی ہوں۔ تم کھا لو بیٹا۔" فاطمہ بیگم نے پیچھے سے آواز لگائی تھی۔

"کوئی بات نہیں میرے ساتھ تھوڑا سا چکھ لینا آپ۔" رابیل کھانا گرم کرتے ہوئے بولی تھی۔

کچھ ہی منٹوں میں رابیل کھانا گرم کر کے ٹیبل پر لگا چکی تھی۔ اپنی ماں کی پلیٹ میں ڈالنے کے بعد وہ کرسی کھینچ کر بیٹھتی اپنی پلیٹ میں کھانا ڈالتی خود بھی کھانے لگی۔

"یہ کھانا کس نے بنایا ہے؟" رابیل کھانے میں مصروف تھی جب فاطمہ بیگم نے بولا۔ رابیل نے نظریں اٹھا کر انکا چہرہ دیکھا تھا۔ وہاں عجیب سی خوشی کے آثار تھے جو رابیل نے پہلے نہیں دیکھے تھے۔ شاید انہیں کھانا بہت پسند آیا تھا۔

"میری دوست نے بنایا ہے۔" رابیل نے مختصر جواب دیا تھا مگر اس کی نظریں ابھی بھی اپنی ماں کے چہرے پر تھیں، کھانا کھاتے ہاتھ تھم چکے تھے۔ فاطمہ بیگم نے کوئی جواب نہیں دیا تھا مگر ان کے چہرے پر جو خوشی تھی اس نے رابیل کو ان کے

چہرے پر نظریں جمانے پر مجبور کر دیا تھا۔رابیل کافی دیر ان کے چہرے کو دیکھتی رہی اور وہ خوشی سے کھانا کھا رہی تھیں۔ حالانکہ وہ پہلے ہی کھانا کھا چکی تھیں۔ایک بار کھانے کے بعد وہ دوبارہ نہیں کھاتی تھیں۔ مگر ابھی پلیٹ خالی کرنے کے بعد وہ دوبارہ کھانا ڈال کے کھا رہی تھیں۔رابیل کیلئے یہ سب عجیب تھا۔کھانا مزے کا تھا مگر فاطمہ بیگم کو اتنا پسند آئے گا رابیل نے یہ نہیں سوچا تھا۔وہ کافی دیر ایسے ہی اپنی ماں کو دیکھتی رہی جبکہ فاطمہ بیگم اپنی ہی دنیا میں تھیں وہ کھا رہی تھیں اور بس کھا رہی تھیں سب کچھ فراموش کیے۔

www.novelsclubb.com

اگلے دن رابیل یونیورسٹی پہنچتے ہی آیت کی تلاش میں جٹ گئی تھی۔بس وہ کہیں نظر آجاتی تو اس کی خیر نہیں تھی۔رابیل پچھلے بیس منٹ سے اسے ڈھونڈ رہی تھی۔اب کے وہ تھک کر بیٹھی ہی تھی کہ کینٹین سے باہر نکلتی نظر آئی۔رابیل

وقت ضائع کیے بغیر اس کے سر پر پہنچی تھی۔ایک دم آیت کے سامنے جا کر کھڑے ہونے کی وجہ سے آیت نے پہلے تو خود کو سنبھالنے کی کوشش کی مگر دھڑام سے زمین بوس ہو گئی۔ابھی اس نے رابیل کو نہیں دیکھا تھا۔

آیت اپنی کہنی اور کمر سہلا رہی تھی۔

"ہائے لگ گئی کون اندھا ہے۔۔۔"آیت نے بولتے بولتے،اپنی عینک ٹھیک کرتے جیسے ہی نظریں اٹھائیں سامنے رابیل کو پا کر گڑ بڑائی اور باقی الفاظ حلق میں ہی اٹک گئے۔

"بندہ آرام سے نازل ہوتا ہے یہ کیا طریقہ ہے ایک دم سے سامنے آ جانا۔۔۔ ہارٹ اٹیک سے بندے کی جان بھی جا سکتی ہے۔"آیت اپنا سامان سمیٹ کر اٹھتے ہوئے بولی تھی۔رابیل اس کو مسلسل گھور رہی تھی۔

"تمہاری جان تو میں لوں گی۔بے وفا کہیں کی۔تم سے مجھے یہ امید نہیں تھی کہ تم میرے ساتھ ایسا کرو گی۔"رابیل کی گھوری دیکھ کر آیت کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"یار قسم سے میرے ہاسٹل کا مسئلہ نہ ہوتا تو میں کبھی تمہیں اکیلا نہ چھوڑتی۔ تمہیں لگتا ہے کہ میں جان بوجھ کر ایسا کروں گی۔" آیت اپنی ہنسی پر قابو پاتی، معصوم سی شکل بنا کر سمجھانے والے انداز میں بولی کیونکہ اپنی ہنسی سے وہ رابیل کو اور غصہ دلا چکی تھی۔

"تم رہنے دو میں ہی پاگل تھی جو تم پر یقین کرتی تھی کہ تم مجھے اکیلا نہیں چھوڑو گی۔" رابیل کی آنکھیں اب پانی سے بھر گئی تھیں جیسے بہت سی ٹوٹی بکھری یادوں کے زخم ابھی بھی تازہ ہوں اور ان سے خون رس رہا ہو۔

"رابیل کیا ہو گیا ہے یار۔۔۔ادھر آؤ بیٹھو اور مجھے بتاؤ کیا بات ہے؟ تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی میں پہلے بھی پوچھنا چاہتی تھی مگر میں پوچھ نہیں سکی۔ لیکن تم کسی پرانے صدمے کے زیرِ اثر لگ رہی ہو مجھے۔۔۔بتاؤ کیا بات ہے؟ کون ہے جس نے تمہارا اعتبار توڑا ہے؟" آیت کا سوال غیر متوقع تھا۔رابیل نے نہیں سوچا تھا کہ وہ بات کی اتنی گہرائی میں چلی جائے گی۔

www.novelsclubb.com

"سعد نے۔" کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد مختصر جواب آیا تھا۔رابیل آیت کو نہیں دیکھ رہی تھی وہ اپنے ماضی کو اپنی آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح چلتا دیکھ رہی تھی۔ہر لمحہ کسی فلم کے سین کی طرح نظروں کے سامنے گھوم رہا تھا۔رابیل حال میں موجود نہیں تھی وہ ماضی جاچکی تھی جو کہ تکلیف دہ تھا۔بہت تکلیف دہ۔

"کون سعد؟" آیت رابیل کے منہ سے لڑکے کا نام سن کر کچھ جزبز ہوئی تھی کیونکہ رابیل لڑکوں سے چڑ کھاتی تھی۔

"وہ میرا شوہر تھا۔۔۔شاید میرا سب کچھ تھا لیکن وہ مجھ سے میرا سب کچھ چھین کر لے گیا۔" رابیل کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں مگر ان میں ملال نہیں تھا دکھ تھا بہت دکھ مگر اس شخص کیلئے نہیں جس کا نام وہ لے رہی تھی۔

"شوہر تھا؟ مطلب اب وہ نہیں ہے؟ مطلب کیا ہوا اسے؟" آیت کو شوہر لفظ پر صدمہ بھی لگا تھا مگر اسے رابیل کی بات سمجھ نہیں آرہی تھی۔رابیل شادی شدہ تھی مگر وہ شادی شدہ تو نہیں لگتی تھی۔اگر ایسا تھا بھی تو اب اس کا شوہر کہاں تھا؟

www.novelsclubb.com

رابیل کی آنکھیں دھوپ میں آنسوؤں کی وجہ سے چمک رہی تھیں۔ بلکل کانچ کی طرح۔ بھوری آنکھیں آنسوؤں میں بھی پر کشش لگ رہی تھیں۔

"چھوڑ دیا میں نے اسے۔" دوبارہ مختصر جواب آیا تھا۔ رابیل نے اپنے آنسو آنکھیں بند کر کے اندر اتار لیے تھے۔ وہ کیوں روئے کسی کے لیے؟ اس کے آنسو اتنے بے مول تو نہیں تھے۔ آنکھیں کھلیں تو وہاں آنسوؤں کا نام و نشان موجود نہ تھا۔ اب آنکھیں اور ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھل چکے تھے جو کہ آیت کو کنفیوز کر گئے تھے۔

"تم نے کیوں چھوڑ دیا اگر تم اس سے اتنا پیار کرتی تھی؟" آیت نے رابیل کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔ یہ آنکھیں روتے ہوئے زیادہ پر کشش لگتی تھیں یا مسکراتے ہوئے؟ مسکراتے ہوئے شاید۔۔۔۔ آیت نے صرف سوچا تھا۔

آج رابیل نے دوپٹہ سر پر بھی لیا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ الگ لگ رہی تھی۔ ہلکے گلابی رنگ کی شلوار قمیص اس کی شخصیت کو پر کشش بنا رہی تھی۔

"وہ پیار نہیں تھا بس زد تھی شاید جسے میں پیار کا نام دے بیٹھی تھی۔ تمہیں پتا ہے آیت ہم پیار کے حاصل نہ ہونے پر نہیں روتے، ہم اپنی ہار پر روتے ہیں، ہم جس کو پیار کہتے ہیں وہ پیار نہیں بلکہ ہماری زد ہوتی ہے۔ اگر وہ ہمیں حاصل ہو جائے تو قدر نہیں کرتے، اگر حاصل نہ ہو تو اپنی ناکامی پر روتے رہتے ہیں کہ وہ ہمیں حاصل کیوں نہیں ہوا؟ حالانکہ اگر پیار حاصل نہ ہو تب بھی وہ شخص آپ کیلئے ویسے ہی رہتا ہے۔ اس کی قدر، اس کیلئے محبت بدلتی نہیں ہے۔ جو نبھانے والا ہوتا ہے وہ قیامت تک نبھاتا ہے اور جو چھوڑنے والا ہوتا ہے وہ بغیر کسی وجہ کے بھی چھوڑ جاتا ہے۔ یہ دنیا ہے یہاں یہی ہوتا ہے۔" رابیل اپنی رو میں ہی بول رہی تھی اور آیت کے سر کے اوپر سے ساری باتیں جا رہی تھیں۔

"اگر زد ہوتی تو تب بھی تم اسے چھوڑتی کیوں؟" آیت کا دماغ پوری بات پر وسیس نہیں کر پا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"لمبی کہانی ہے پھر کبھی سناؤں گی چلو لیکچر لینے چلتے ہیں۔" رابیل کہتی اٹھ گئی تھی جبکہ آیت کا موڈ خراب ہو چکا تھا۔ سسپینس کس کو پسند ہوتا ہے؟ آیت پوری بات جاننا چاہتی تھی۔ وہ بے دلی سے رابیل کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔

آیت اور رابیل کلاس سے نکل رہی تھیں باقی سٹوڈنٹس بھی آگے پیچھے نکل رہے تھے۔ رابیل آیت سے بات کر رہی تھی اور آیت کا دھیان کہیں اور ہی تھا۔ جب آیت کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو رابیل نے آیت کی طرف دیکھا جو کہ کہیں اور ہی دیکھ رہی تھی۔ رابیل نے جب آیت کی نظروں کا تعاقب کیا تو نظر تلال پر پڑی جو کہ واجد سے کچھ بات کر رہا تھا۔

"تم کہیں واقعی نکاح کا پروگرام تو نہیں چلانے لگی؟" رابیل کی آواز پر آیت چونکی تھی اور تھوڑی شرمندہ بھی ہوئی تھی۔

"ارے مطلب کچھ بھی؟ ایسا کچھ نہیں ہے نہ ایسا ممکن ہے۔ہاں بس پتا نہیں کیوں مگر اس انسان کی آنکھوں میں کچھ نظر آتا ہے مجھے۔" آیت نے اب تلال کی طرف سے چہرہ پھیر لیا تھا اور آگے کو چلنے لگی۔

"ممکن کیوں نہیں ہے۔اور تم آنکھیں کب سے پڑھنے لگ گئی ہو بہن؟ کیا نظر آنے لگا ہے تمہیں لوگوں کی آنکھوں میں؟" رابیل کو تجسس ہوا تھا۔وہ دونوں ساتھ ساتھ چل رہی تھیں۔آیت اپنی آنکھوں پر گلاسس ٹھیک کرتے ہوئے رابیل کی طرف مڑی۔

"بس مجھے پتا ہے، نہیں ممکن اور آنکھیں نہیں پڑھتی میں بس کچھ الگ لگا تو بتا دیا اب تم میرا مزاق بنانا شروع نہ کر دینا۔" آیت ابرو بھینچتی ناراض لہجے میں بولی تھی۔

"کوئی تو وجہ ہو گی ناں کہیں انگیجڈ ہو یا کوئی اور پسند ہے؟اور ناراض مت ہو نہیں چھیڑتی تمہیں میں۔"رابیل نے آیت کے بازو میں اپنا بازو پھنسایا جس پر وہ مسکرا اٹھی تھی۔

"نہیں انگیجڈ نہیں ہوں نہ ہی کسی کو پسند کرتی ہوں بس چھوڑو تم چلو کینٹین چلیں۔"اب آیت اسی بازو کو کھینچ کر رابیل کو اپنے ساتھ کینٹین کی طرف لیکر جارہی تھی۔

"کتنی بھوکر ہو تم یار قسم سے سارادن کینٹین میں گزرتا ہے تمہارا کبھی کھانے کو بخش بھی دیا کرو۔ایک تو پتا نہیں یہ سارا کھانا جاتا کہاں ہے تمہارا۔"رابیل منہ بسور کر بولی تھی اور بے دلی سے اس کے ساتھ کینٹین چلی گئی۔بھوک تو رابیل کو بھی لگی تھی مگر کینٹین سے کچھ کھانے کا دل نہیں تھا۔اور تجسس کس کو پسند ہوتا ہے؟ رابیل بھی پوری بات جاننا چاہتی تھی۔

آیت اور رابیل کلاس سے نکل رہی تھیں باقی سٹوڈنٹس بھی آگے پیچھے نکل رہے تھے۔رابیل آیت سے بات کر رہی تھی اور آیت کا دھیان کہیں اور ہی تھا۔جب آیت کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو رابیل نے آیت کی طرف دیکھا جو کہ کہیں اور ہی دیکھ رہی تھی۔رابیل نے جب آیت کی نظروں کا تعاقب کیا تو نظر تلال پر پڑی جو کہ واجد سے کچھ بات کر رہا تھا۔

"تم کہیں واقعی نکاح کا پروگرام تو نہیں چلانے لگی؟"رابیل کی آواز پر آیت چونکی تھی اور تھوڑی شرمندہ بھی ہوئی تھی۔

"ارے مطلب کچھ بھی؟ایسا کچھ نہیں ہے نہ ایسا ممکن ہے۔ہاں بس پتا نہیں کیوں مگر اس انسان کی آنکھوں میں کچھ نظر آتا ہے مجھے۔"آیت نے اب تلال کی طرف سے چہرہ پھیر لیا تھا اور آگے کو چلنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"ممکن کیوں نہیں ہے۔اور تم آنکھیں کب سے پڑھنے لگ گئی ہو بہن؟ کیا نظر آنے لگا ہے تمہیں لوگوں کی آنکھوں میں؟"رابیل کو تجسس ہوا تھا۔وہ دونوں ساتھ ساتھ چل رہی تھیں۔آیت اپنی آنکھوں پر گلاسس ٹھیک کرتے ہوئے رابیل کی طرف مڑی۔

"بس مجھے پتا ہے، نہیں ممکن اور آنکھیں نہیں پڑھتی میں بس کچھ الگ لگا تو بتادیا اب تم میرا مزاق بنانا شروع نہ کردینا۔"آیت ابرو بھینچتی ناراض لہجے میں بولی تھی۔

"کوئی تو وجہ ہوگی ناں کہیں انگیجڈ ہو یا کوئی اور پسند ہے؟اور ناراض مت ہو نہیں چھیڑتی تمہیں میں۔"رابیل نے آیت کے بازو میں اپنا بازو پھنسایا جس پر وہ مسکرا اٹھی تھی۔

"نہیں انگیجڈ نہیں ہوں نہ ہی کسی کو پسند کرتی ہوں بس چھوڑو تم چلو کینٹین چلیں۔

"اب آیت اسی بازو کو کھینچ کر رابیل کو اپنے ساتھ کینٹین کی طرف لیکر جا رہی تھی۔

"کتنی بھوکر ہو تم یار قسم سے سارا دن کینٹین میں گزرتا ہے تمہارا کبھی کھانے کو بخش بھی دیا کرو۔ایک تو پتا نہیں یہ سارا کھانا جاتا کہاں ہے تمہارا۔"رابیل منہ بسور کر بولی تھی اور بے دلی سے اس کے ساتھ کینٹین چلی گئی۔ بھوک تو رابیل کو بھی لگی تھی مگر کینٹین سے کچھ کھانے کا دل نہیں تھا۔اور تجسس کس کو پسند ہوتا ہے؟ رابیل بھی پوری بات جاننا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

رابیل اور آیت جب کینٹین سے نکلیں تو وہ چاروں کینٹین میں داخل ہو رہے تھے۔رابیل نے کچھ سوچتے ہوئے ان کے پاس رک کر ہادی کو مخاطب کیا۔

"بات سنو۔"رابیل بولی تو چاروں رک کر رابیل کو دیکھنے لگے۔آیت کو بھی حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔

"میں ؟"ہادی نے انگلی سے اپنی طرف اشارہ کیا۔وہ سمجھا شاید اسے غلط فہمی ہوئی ہے یہ لڑکی اسے نہیں بلا سکتی۔

"ہاں تم بات سنو میری۔ادھر آؤ ہمارے ساتھ۔"رابیل نے تم پر زور دے کر بولا تھا۔ایک لمحے کو تو سب کو صدمہ لگا تھا۔یہ وہی رابیل تھی جس نے پہلے دن ہی ہادی کی دھلائی کی تھی۔

"آرڈر تو ایسے دے رہی ہیں جیسے مجھے نوکری پر رکھا ہوا ہے۔ہونہہ۔۔۔"ہادی بڑبڑاتا ہوا اس کے پیچھے آگیا تھا۔رابیل اور آیت آگے تھیں اور وہ پیچھے۔

"پتا نہیں اب کیا کہنے والی ہیں یہ محترمہ۔۔۔۔پتا نہیں کہاں لیکر جا رہی ہیں۔۔۔۔"ہادی اپنی سوچوں میں خود میں بڑبڑاتا ہوا چل رہا تھا۔

____

باقی آئندہ انشاءاللہ۔

www.novelsclubb.com